

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الثنائی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقت الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تبیحہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

دفتر میم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع
قریشی آرٹ پریس

کتابت
سید محمد رضا زیدی

ہدیہ
۲۰۰ روپے

سال اشاعت
مارچ ۲۰۰۲ء

نَحْمَدُكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَنُثْنِي بِكَ الْحَمْدَ وَالْمَدْحَ
وَنُكَبِّرُكَ بِكُلِّ لُحْنٍ وَنُحَمِّدُكَ
بِكُلِّ لُحْنٍ وَنُحَمِّدُكَ بِكُلِّ لُحْنٍ

کتاب الحج

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

- ۱- حجّت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔
- ۲- طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
- ۳- رسول و نبی و محدث کا فرق۔
- ۴- بغیر وجود امام مفلوک پر حجّت خدا قائم نہیں ہوتی۔
- ۵- زمین کسی وقت حجّت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
- ۶- اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجّت خدا ہوگا۔
- ۷- معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔
- ۸- اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
- ۹- آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
- ۱۰- آئمہ علیہم السلام ہادی قلیق ہیں۔
- ۱۱- آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانہ علم الہی ہیں۔
- ۱۲- آئمہ خلفاء اللہ میں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔
- ۱۳- آئمہ نور خدا ہیں۔
- ۱۴- آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں۔
- ۱۵- فضیلت امام اور اس کی صفات۔
- ۱۶- آئمہ علیہم السلام ولایۃ امر ہیں اور وہ محسوس خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۷- آئمہ علیہم السلام وہ علامات الہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۸- وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۹- آئمہ علیہم السلام۔
- ۲۰- اللہ و رسول نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
- ۲۱- وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۲- خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۳- راستخون فی العلم آئمہ ہیں۔
- ۲۴- جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پڑا ہے آئمہ ہیں۔
- ۲۵- جن کا خدا نے اصطفایا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
- ۲۶- کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اول جو خدا کی طرف بلائے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلائے ہیں۔
- ۲۷- جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۸- متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
- ۲۹- نبی اور آئمہ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

- ۳۱/۳- آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔
- ۳۲- آئمہ وارثان علم ہیں۔
- ۳۳- آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء جو آنحضرت سے پہلے ہوئے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔
- ۳۴- آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔
- ۳۵- پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور پورے قرآن کے عالم ہیں۔
- ۳۶- آئمہ اسمائے اعظم الہیہ ہیں۔
- ۳۷- آیات و معجزات انبیاء آئمہ کے پاس ہیں
- ۳۸- آئمہ رسول کے سلاح و منتدے کے مالک ہیں۔
- ۳۹- رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔
- ۴۰- ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہ
- ۴۱- انا انزلنا فی لیلة القدر کی تفسیر۔
- ۴۲- آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔
- ۴۳- آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔
- ۴۴- آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ انبیاء و مرسلین سے رہا ہے۔
- ۴۵- ذکر غیب اور آئمہ۔
- ۴۶- آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے
- ۴۷- آئمہ جانتے ہیں کب مرے گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔
- ۴۸- آئمہ علم ماکان و یقون کو جانتے ہیں اور ان پر
- ۴۹- کوئی شے مخفی نہیں۔
- ۵۰- خدائے جو عالم نبی کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرت کو حکم دیا کہ امیر المؤمنین کو تعلیم دیں اور حضرت علی شریک اہل رسالت تھے۔
- ۵۱- جہات علوم آئمہ علیہم السلام
- ۵۲- آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپا یا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔
- ۵۳- امر دین کو تفویض رسول اور آئمہ کو۔
- ۵۴- آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیے۔
- ۵۵- آئمہ محدث و مفہم ہیں
- ۵۶- ارواح آئمہ کا ذکر۔
- ۵۷- اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔
- ۵۸- امام کے جلنے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو
- ۵۹- آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔
- ۶۰- امام اپنے بعد والے امام کو پہنچا تھا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ ما مران تو دو الاما نات الی الہیا۔
- ۶۱- امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔
- ۶۲- آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الہی کے خلاف اور جو حکم خدائے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
- ۶۳- وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

- ۴۳- اثبات امامت اعتقاد ہیں۔
- ۴۴- ہر امام کے متعلق نصوں۔
- ۴۵- نص امامت حسن بن علیؑ۔
- ۴۶- نص بر امامت حسین بن علیؑ۔
- ۴۷- نص بر امامت علی بن الحسینؑ۔
- ۴۸- نص بر امامت امام محمد باقرؑ۔
- ۴۹- نص بر امامت امام جعفر صادقؑ۔
- ۵۰- نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ۔
- ۵۱- نص بر امامت امام رضاؑ۔
- ۵۲- نص بر امامت امام محمد تقیؑ۔
- ۵۳- نص بر امامت امام محمد تقیؑ۔
- ۵۴- نص بر امامت امام حسن عسکریؑ۔
- ۵۵- نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام۔
- ۵۶- ان لوگوں کا ذکر جنہوں نے حضرت حجت کو دیکھا تھا۔
- ۵۷- حضرت حجت کا نام لینے کی نہیں۔
- ۵۸- حال غیبت۔
- ۵۹- مسئلہ غیبت۔
- ۸۰- امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
- ۸۱- کراہیت توقیت۔
- ۸۲- خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
- ۸۳- جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخير مضر ہیں۔
- ۸۴- نابل کا دعویٰ امامت۔
- ۸۵- اس کا بیان جس نے بے معرفت امام عبادت کی۔
- ۸۶- اس کا بیان جو بے معرفت امام مرگیا۔
- ۸۷- حق اہلبیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والے۔
- ۸۸- لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
- ۸۹- امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
- ۹۰- حالات آئمہ علیہم السلام۔
- ۹۱- امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔
- ۹۲- آئمہ کی کیفیت ولادت۔
- ۹۳- آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
- ۹۴- تسلیم اور فضیلت مسلمین۔
- ۹۵- لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معالم دین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
- ۹۶- ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
- ۹۷- جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
- ۹۸- آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
- ۹۹- علم کی سیرانی خانہ آلہ محمد سے ہوتی ہے۔
- ۱۰۰- امر حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
- ۱۰۱- احادیث آئمہ صعب و متصعب ہیں۔
- ۱۰۲- نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
- ۱۰۳- حق امام سے کیا واجب ہے۔
- ۱۰۴- زمین ساری امام کی ہے۔
- ۱۰۵- سیرت امامؑ۔
- ۱۰۶- نوادر۔
- ۱۰۷- ولایت کے بارے میں تنزیل۔
- ۱۰۸- روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
- ۱۰۹- معرفت اولیاء آئمہ۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، عَمَّنْ ذِکْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْحَشَابِی، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ كَرَامٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ: لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَقَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ لَأَنَّهُ لَا يَحْتَجُّ أَحَدًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَيْهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تاکہ بندہ کی خدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا ہے

۴۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةُ أَوِ الثَّانِي الْحُجَّةُ الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۴۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہیں گے تو ایک ان میں حجت ہوگا۔

سألوں باب

معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

((بَابُ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّادِ إِلَيْهِ))

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ: إِسْمَا يَعْبُدُ اللَّهَ مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ فَأَمَّا يَعْبُدُهُ هَكَذَا فَهَلَا أَقُلْتُ: جُمِلْتُ فِذَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: تَصَدِّقُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصَدِّقُ

رَسُولُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْإِيمَانُ بِهِ وَبِائْتِمَانِ الْهُدَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْبِرَاءَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ، هَكَذَا يُعَرِّفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۱۔ الیومزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادت خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر ائمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

۲۔ الْحَسَنِ، عَنْ مُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَذِينَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَعْرِفَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ وَإِمَامَ زَمَانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ إِلَّا خَرَوْهُ وَجَعَلُوا أَوَّلَ

۲۔ ابن اذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام ائمہ کو نہ پہچنے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةٍ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولًا وَحُجَّةً لِلَّهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، وَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَهَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يَصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) قَالَ: قُلْتُ: وَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِصِدْقِ رَسُولِهِ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ؟ يَجِبُ عَلَى أُولَئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هَؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ قُلَانَا وَفُلَانًا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَتَرَى أَنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَوْفَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هَؤُلَاءِ؟ وَاللَّهِ مَا أَوْفَعَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ، لَا وَاللَّهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا إِلَّا

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۳۔ ذراہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیے کہ کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم ہمیں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ انکا اتباع کیا اور نہ رسول کی اطاعت کی اور نہ ان دونوں کے حق کو پہچانا تو معرفت امام ان پر کیسے واجب ہوگی۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور جو کچھ رسول پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی ہو تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا اہام کیا ہے۔

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّمَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَرَفَ إِمَامَهُ وَمَنْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ هَكَذَا وَاللَّهُ ضَالًّا.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ اہل بیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم اہل بیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمُوحٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ ذَرِيجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْأُئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِمَامًا ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَامًا، مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَعْرِفَةَ رَسُولِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ جَعَلْتُ فِدَاكَ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لِي: إِنِّي إِنَّمَا حَدَّثْتُكَ لَتَكُونَ مِنْ شُعَدَاءِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَرْوَاحِهِ.

۵۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ کے متعلق پوچھا۔
فرمایا حضرت کے بعد امیر المؤمنین امام تھے پھر امام حسن پھر امام حسین پھر محمد بن علی امام ہوئے۔
جس نے انکار کیا، ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار اس نے رسول کی معرفت سے انکار کیا، میں نے کہا کہ امام محمد
باقریہ السلام کے بعد آپ امام ہیں۔ میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا۔ فرمایا۔ میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا۔ اب
میرے سوا اور کون ہوگا؟ یہ اس نے بیان کیلئے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

۶۔ عَنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْكُمْ لَا تَكُونُونَ مَالِحِينَ حَتَّى
تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُوا حَتَّى تَصَدَّقُوا وَلَا تَصَدَّقُوا حَتَّى تَسْلَمُوا أَبْوَابَ أَرْبَعَةٍ لَا يَصْلُحُ أَوْلَاهَا إِلَّا بِآخِرِهَا ،
حَلَّ أَصْحَابُ النَّارِ أَنْ يَأْتُوا بِهَا بَعْدَ أَنْ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ وَلَا يَقْبَلُ
اللَّهُ إِلَّا الْوَفَاءَ بِالْشُرُطِ وَالْعَهْدِ ، فَمَنْ دَفَى اللَّهُ عَمْرًا وَحَلَّ بِشَرْطِهِ وَاسْتَعْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ
مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ [مَا] وَعَدَهُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَحَبُّ الْعِبَادِ بِطَرِيقِ الْهُدَى وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا
الْمَنَارَ وَأَسْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ فَقَالَ : «وَإِنِّي لَنَعَمَّارٍ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحَاتٍ اهْتَدَى»
وَقَالَ : «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنْ اتَّقَى اللَّهَ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللَّهَ مُؤْمِنًا بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ
هَيَّاتَ هَيَّاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَآمَنُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ،
إِنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّذَى ، وَصَلَّ اللَّهُ طَاعَةَ
وَلِيٍّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وَلَاؤِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِيعِ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ
إِلَّا قَرَارٌ بِمَا أُنْزِلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، حُذُّوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالنِّسَاءِ الْبُيُوتِ النَّبِيِّ
أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَرُءُوفُهَا اسْمُهُ إِفَانَةً أَخْبَرَ كُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ
اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ : إِنَّ اللَّهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ
الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ صَدِّيقِي بِذَلِكَ فِي نَذْرِهِ : فَقَالَ : «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»
ثُمَّ مَنْ جَلَّ وَاهْتَدَى مَنْ أَبْرَأَ وَعَقَلَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَاتَّبَعُوا لَأَنْعَمِيَ الْإِبْصَارُ وَلَكِنْ
تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ! وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يَتَذَبَّرْ! اتَّبِعُوا
رَسُولَ اللَّهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ وَ أَقْرَبُوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ اتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَى ، فَإِنَّهُمْ عَلَامَاتُ الْإِيمَانِ

وَالْتَقَىٰ وَاعْلَمُوا أَنَّكَ لَوْ أَنَّكَ رَجُلٌ عَبَسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَأَقْرَبَ بِمَنْ يُؤَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنُوا
اِقْتَصَبُوا الطَّرِيقَ بِالنِّمَاسِ الْمُنَارِ وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْأَثَارَ نَسْتَكْمِلُوا أَمْرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ رَبِّكُمْ

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم صالحین میں سے نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی معرفت حاصل نہ کرو
اور معرفت نہیں ہوگی بغیر نبی کی تصدیق کئے اور یہ تصدیق نہیں ہوگی بغیر چار باتوں کے تسلیم کئے اور نہیں درست ہوگا پہلا
بغیر آخر کے جس نے صرف تین کو مانا وہ گمراہ ہو گیا اور بہت حیران (سرگرداں) پھرا۔ خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر عمل صالح کو۔
اور خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر وہ کو جو شرط و عہد کے ساتھ ہو پس جس نے شرط عہد کو پورا کیا اور ان امور کو بحال کیا
جو داخل عہد تھے تو اس نے اپنے وعدے کو پورا کر لیا۔ خداوند عالم نے بندوں کو آگاہ کیا ہے ہدایت کے طریقوں سے۔ اور قائم
کئے اور انکے لئے ہدایت کے منار اور آگاہ کیا ان کو کہ شریعت کی راہ میں کیسے چلیں اور فرمایا میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس
کے جو توبہ کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائے اور ہدایت قبول کرے اور فرمایا خدا متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے
پس جو اللہ سے ڈرا اس عمل میں جس کا اس نے حکم دیا ہے تو وہ مومن ہو کر اللہ سے ملے گا انیسویں فوس اس قوم پر جو ہدایت حاصل
کرنے سے پہلے مر گئی اور اسے اپنے مومن ہونے کا گمان رہا اور انھوں نے شک کیا اس صورت سے کہ انھیں پتہ بھی نہ چلا۔ بے
شک جو گھروں میں دروازے سے آیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غیر سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ لے لیا۔ خدا
نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت سے ملایا اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے جس نے وایسان امر کی
اطاعت ترک کی، اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسول کی اور یہ اطاعت اقرار ہے ما جا بہ النبی کا یعنی جو احکام آنحضرت
پر نازل ہوئے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیلئے اور جن میں ذکر خدا ہو تلہ اس
لئے کہ تم کو خبر دی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہ بیع نہ فروخت، ان کو ذکر خدا سے غافل کرتی ہے اور تجارت اور وہ نماز کو قائم
کرنے والے اور زکوٰۃ کو دینے والے ہیں اور ڈرتے ہیں اس روز سے جس میں دل پلٹ جائیں گے اور آنکھیں خدا کے لئے مخصوص
کیا اپنے رسول کو اپنے امر کئے اور خالص کیا ان کو اس کی تصدیق کرنے کے لئے اپنے انداز میں جیسا کہ فرمایا ہے کہ کوئی امت
ایسی نہیں ہوئی کہ جس میں ڈرانے والا نہ آیا پو حیران و پریشان ہوا جو اس سے جاہل رہا اور ہدایت یافتہ ہوا جس نے غور کیا اور
عقل سے کام لیا۔

خدا کہتا ہے کہ جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ وہ ان دلوں کو اندھا بنا دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں کیونکہ
ہدایت پسے گا وہ جس نے سمجھا نہیں اور کیوں کہ سمجھے گا وہ جس نے غور نہیں کیا۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور ان کے طبیعت
کا اتباع کرو اور آثار ہدایت کا کہ وہ امانت اور تقویٰ کے نشان ہیں اور سمجھ لو اگر کوئی عیسیٰ ابن مریم کا انکار کرے اور

ان کے سوا دوسرے رسولوں کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ جو ہدایت کے منارے ہیں۔ ان تک پہنچو اور پردوں کے پیچھے آثار قدرت تلاش کرو تا کہ تمہارے دین کا معاملہ پورا ہو جائے اور تم اپنے رب اللہ پر ایمان لانے والے بن جاؤ۔

۷۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَغِيرٍ، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: أَبِي اللَّهِ أَنْ يُجْرِيَ الْأَشْيَاءَ لَا بِأَسْبَابٍ؛ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبَ شَرِّهَا وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبَ خَيْرِهَا وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبَ خَيْرِهَا وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبَ شَرِّهَا، عَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ وَجْهَهُ مَنْ جَهِلَهُ، ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر شرح کے لئے ایک علم ہے اور ہر علم کے لئے ایک باب نام ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم دے رسول اللہ ہیں اور ہم۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ سَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلَةِ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسُهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ، فَسَعِيهِ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللَّهُ شَانِيٌّ لَا عَمَالَهُ وَنَمْلُهُ كَمِثْلِ شَاةٍ صَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطِيعِهَا فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِئَةً يَوْمَهَا؛ فَلَمَّا جَسَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ غَنِمَ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا. قَبَّاتٌ مَعَهَا فِي مَرَبِضٍ فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا فَبَصُرَتْ بِغَنِمٍ مَعَ رَاعِيهَا فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: الْحَقِّي بِرَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ فَإِنَّ ثَائِمَةً مُتَحَيِّرَةً عَنْ رَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ فَهَجَمَتْ ذُعْرَةً مُتَحَيِّرَةً، ثَائِمَةً، لِرَاعِي لَهَا يُرِيدُهَا إِلَى مَرَاغَا أَوْ يُرِيدُهَا؛ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا غَنِمَ الذِّئْبُ صَيْعَتَهَا، فَأَكَلَهَا، وَكَذَلِكَ وَاللَّهُ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرٌ غَائِبٌ أَصْبَحَ ضَالًّا ثَائِمًا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةَ كُفْرٍ وَبَقِيَ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّ أُمَّةَ الْجَوْرِ وَاتِّبَاعَهُمْ لَمَعَزُولُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ، ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، جو شخص اللہ سے قربت چاہے اور عبارت میں مشقت اسٹھائے اور

اس کا منصوبہ من اللہ امام نہ ہو تو اس کی یہ کوشش غیر مقبول ہے وہ گمراہ اور مردین میں متحیر ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے جدا ہو گئی ہو اور اپنے گلہ کو اس نے چھوڑ دیا ہو اور اپنی گمشدگی کے دن اپنی آمد و رفت کے دن مضطرب ہو اس حالت میں کہ جب رات نے اس کو آلیا تو اس نے بکریوں کے ایک گلہ کو اپنے چرواہے کے ساتھ دیکھا۔ پس وہ دھوکہ میں اس کی طرف چلی اور رات کو انہی کے تھان پر رہی۔ صبح کو جب گلہ بان اپنے گلے کو لے کر چلنے لگا تو اس کو یہ بکری غیر معلوم ہوئی۔ لہذا اپنے گلہ سے لے جدا کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے چرواہے اور گلہ کو ڈھونڈنے لگی اب اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس دھوکا کھا کر اس کے ساتھ ہوئی۔ چرواہے نے کہا تو اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ یہاں کیے آگئی تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و پریشان پھر رہی ہے اب وہ اس حالت میں مضطرب الحال اور گم کردہ راہ تھی کہ کوئی چرواہا اس کا نہ تھا ناگاہ ایک بھیڑیے نے اس کی گمشدگی کو غنیمت جان کر چیر بھاڑ ڈالا۔ پس اے محمد! (راوی) یہی حال اس امت کے اس شخص کا ہے جس کا کوئی امام منصوص من اللہ نہیں جو ظاہر و باطن میں ایسی صورت میں وہ گمراہ ہو کر حیران و پریشان پھر رہتا ہے اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو کفر کی موت اور نفاق کی تائید ہو۔ ان محمدیان کو کہ کفر اور ان کے تابعین دین سے الگ ہیں اور خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔ ان کے اعمال اس را کہ کی طرح ہیں جس کو اندھی کا جھونکا اڑا کر لے جاتے جو کچھ انھوں نے کیلئے وہ اس کی کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے بس اسی کا نام کھلی گمراہی ہے۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ مُقَرَّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: جَاءَ ابْنُ الْكُوَاكِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِمَائِهِمْ؟» فَقَالَ: نَحْنُ عَلَى الْأَعْرَافِ، نَعْرِفُ أَنْصَارَنَا بِسِمَائِهِمْ وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ الَّتِي لَا يُعْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِنَا وَنَحْنُ الْأَعْرَافُ يَعْرِفُ فَنَالَهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفْنَا وَعَرَفْنَاهُ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرْنَا وَأَنْكَرْنَاهُ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ شَاءَ لَعَرَفَ الْعِبَادَ نَفْسَهُ وَلَكِنْ جَعَلْنَا أَبْوَابَ صِرَاطِهِ وَسَبِيلَهُ وَالْوَجْهَ الَّذِي يُؤْتِي مِنْهُ، فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَايَتِنَا أَوْ فَضَّلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَإِنَّهُمْ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَا كِبُورٌ فَلَا سَوَاءَ مَنِ اعْتَصَمَ النَّاسُ بِهِ وَلَا سَوَاءَ حَيْثُ ذَهَبَ النَّاسُ إِلَى عُيُونٍ كِيدَرَةٍ يَفْرَعُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، وَذَهَبَ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْنَا إِلَى عُيُونٍ صَافِيَةٍ تَجْرِي بِأَمْرِ رَبِّهَا؛ لَا تَقَادُهَا وَلَا تَقْطَعُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابن الکواکب امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین!

کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا۔ اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا و زقیامت صراط پر کرائیگا۔ پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا۔ لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے عدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم فیض و رزق دیا تو ایسے لوگ صراط سے دھکیں دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کی جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امر رب سے جاری ہیں ان کے لئے ختم ہونے اور نہ قطع ہونا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جُنَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَيْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ! يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ قَرَّاسِحَ فَيَطْلُبُ لِنَفْسِهِ دَلِيلًا وَ أَنْتَ يَطْرُقُ السَّمَاءُ أَجْهَلُ مِنْكَ يَطْرُقُ الْأَرْضَ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ دَلِيلًا.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے البومزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جاتا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» فَقَالَ: طَاعَةُ اللَّهِ وَمَعْرِفَةُ الْأَمَامِ.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیری گئی اس حکمت سے مراد اللہ کی اطاعت اور معرفت امام ہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَلْ عَرَفْتَ إِمَامَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَ اللَّهِ، قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْكُوفَةِ.

قَالَ : حَسْبُكَ إِذَا .

۱۲۔ ابو بصیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اپنے امام کو پہچانا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے کون سے نکلنے سے پہلے یہ کیا ہے یعنی آپ کی خدمت میں اسی لئے آیا ہوں۔ فرمایا۔ تو ٹھیک ہے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ بُرَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّناً فَأَخْبَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِدِفْيِ النَّاسِ» فَقَالَ: مَيِّتٌ لَا يَعْرِفُ شَيْئًا وَ«نُورًا يَمْشِي بِدِفْيِ النَّاسِ»: إِمَامًا يُؤْتَمُّ بِهِ، «كَمَنْ مَنَلَهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا» قَالَ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

۱۳۔ برید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آ یہ جو میت کی طرح تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا کہ وہ اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے۔ کے متعلق فرمایا۔ میت سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات کو نہیں پہچانتا اور نور سے مراد امام ہے جس کی اقتدا کی جائے مشکلات میں، اور جو پیروی نہ کرے وہ اس کی مانند ہے کہ شبہات کی تاریکیوں میں اس طرح پھٹا ہوا ہو کہ اس سے نہ نکل سکے۔ یہ وہ ہے جو امام کی معرفت نہیں رکھتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَوْدَمَةَ وَشُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ: أَلَا أَخْبِرُكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَرَجِ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ» وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكَبُتَتْ وَجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تَجْزُونَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ؟ قَالَ: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: جُعِلَتْ فِدَاكَ، فَقَالَ: الْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوَلَايَةِ وَحُبُّ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ انْكَارُ الْوَلَايَةِ وَبُغْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ.

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو عبد اللہ علی امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے کہا کیا خبروں تھے اس آیت کے متعلق جس نے نیکی کی خدا کی طرف سے بہترین نیکی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے امن پلے گا اور جس نے بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین ضرور آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ حد سے مراد معرفت ولایت اور ہم اہلبیت کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہلبیت سے بغض۔